سوال

لوگوں کے لئے اپنے کپڑے ڈرائی کلین کرانے کا کیا حکم ہے؟ ڈرائی کلین کے بعد کپڑے پاک سمجھے جائیں گے یا ناپاک؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۵/۲۱۲۷
مورخہ

سائل

عبداللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جولوگ اپنے کپڑے ڈرائی کلین کراتے ہیں ان کے لئے مشورہ یہ ہے کہ:

(۱)اولاً وہ اس بارے میں احتیاط کریں کہ اگر کپڑے پر کہیں نجاست لگ جائے تو حتی الامکان خود اس ناپاک جگہ کو پانی یا کسی پاک مائع سے دھوکر پاک کرلیں اور پھر کپڑا دھلائی کے لئے دیں۔

(۲)ایسے کپڑے جو پانی سے دھل سکتے ہوں یعنی پانی کا استعمال ان کے لئے نقصان دہ نہ ہو تو ان کو پانی کے ذریعے دھلوایا جائے، اور عموماً اب لانڈری والے حضرات پانی سے کپڑے دھونے کیلئے مشینیں استعمال کرتے ہیں اور مختلف جگہوں پر ان کا مشین سے کپڑے دھونے کا طریقہ کار دیکھا گیا تو اس میں مشین میں موجود کپڑوں کو عموماً تین یا زائد مرتبہ پانی سے دھویا جاتا ہے جس سے کپڑوں کے پاک ہونے کا غالب گمان ہو جاتا ہے۔لہٰذا جو کپڑے پانی سے دھل سکتے ہوں ان کو کسی دوسرے کیمیکل وغیرہ کے ذریعے ڈرائی کلین نہ کرایا جائے۔

(۳)جو افراد بوقتِ حاجت اپنے کپڑے ڈرائی کلین کرانا چاہتے ہیں، اگر وہ پاک کپڑے ڈرائی کلین کے لئے بھیجیں تو ڈرائی کلین کے بعد وہ پاک سمجھے جائیں گے، اور اگر کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اولاً اس بات کا اہتمام کریں کہ اس کو پانی یا مائع سے پاک کر کے بھیجیں، حتی الامکان ناپاک کپڑے کو پاک کئے بغیر ہرگز نہ بھیجیں جیسا کہ اوپر (۱) میں ذکر کیا گیا، پھر اگر ان کے علم میں ایسی کمپنی یا فرد ہو جو شرعی طریقۂ کار اختیار کرنے کا اہتمام کرتا ہو تو اس سے کپڑے ڈرائی کلین کرانے چاہییں، اور اگر ان کے علم میں ایسی کوئی کمپنی یا فرد نہ ہو اور خود بھی کپڑے کو دھونا دشوار ہو تو خاص اس صورت میں ڈرائی کلین کرانے کی گنجائش ہے۔

نیز بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ کپڑوں پر نجاست لگنے پر معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں لگی ہے، یا اتنی مقدار میں لگ جاتی ہے کہ اس کو خود پاک کرنا ممکن نہیں ہوتا، مثلاً پانی سے دھلائی اس کپڑے کو نقصان پہنچاتی ہے، اور ایسا مائع میسر بھی نہ ہو کہ جس سے اس ناپاکی کو دور کیا جاسکے تو اس مجبوری کی صورت میں اگر ایسے نجس کپڑے کو (کیمیکل کے ذریعے) ڈرائی کلین کرایا جائے تو ایسی صورت میں اگر حقیقت میں عملاً ڈرائی کلین کے دوران ڈرائی کلین کرنے والے ہر مرتبہ پاک سالوینٹ یعنی مائع سے کپڑوں کو صاف کریں تو ایسی صورت میں کپڑوں کو پاک قرار دیا جائے گا (جبکہ ان کپڑوں پر نجاست کا اثر معلوم نہ ہو)، اور اگر عملاً ڈرائی کلین کے دوران پاک سالوینٹ سے کپڑوں کو پاک کرنے کا اہتمام نہ کیا گیا ہو، بلکہ ناپاک کپڑوں میں استعمال ہونے والے مائع کو کسی شرعی طریقے سے پاک کئے بغیر بار بار استعمال کیا جائے جیسا کہ عموماً ہو رہا ہے تو اگرچہ چاروں مذاہب کی کتبِ فقہیہ میں منقول مشہور اور مختار مسلک کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی صورت میں کپڑوں کو پاک قرار نہ دیا جائے، لیکن ایسی صورت میں کپڑوں کو پاک قرار دینے سے متعلق فقہ حنبلی میں منقول بعض اقوال سے کافی توسع

معلوم ہوتا ہے، (جو اگرچہ زیادہ قوی نہیں ہیں) اور فقہ مالکی میں مذکور بعض کمزور روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، (ان کی تفصیل بوقتِ ضرورت حاصل کی جاسکتی ہے) تو ان اقوال اور روایات کے پیشِ نظر اگر بوقتِ مجبوری ایسے کپڑوں کو ڈرائی کلین کے لئے دیا جائے کہ جن سے خود نجاست دور کرنا ممکن نہ ہو تو ابتلاءِ عام کی صورت میں عامۃ الناس کو حرج سے بچانے کے لئے ان کے حق میں ان کپڑوں کو پاک قرار دینے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، جبکہ ان کپڑوں پر نجاست کا اثر معلوم نہ ہو۔ "نظام الفتاویٰ" میں مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی نظام الدین الاعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ڈرائی کلین کے ذریعے صاف کئے جانے والے کپڑوں کو پاک قرار دیا ہے، البتہ انھوں نے ان کپڑوں کو پاک قرار دینے میں اس بات کو بنیاد بنایا ہے کہ پٹرول سے نجاست کے داغ دھبے زائل ہوجاتے ہیں اور کپڑا صاف ہوجاتا ہے، پھر جب پٹرول کپڑے میں جذب نہ ہو کر اڑ جاتا ہے اور اس کے اڑ جانے کے بعد اثر نجاست رنگ و بو مزہ باقی نہیں رہتا بلکہ زائل ہوجاتا ہے تو کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔

لیکن واضح رہے کہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ دیئے گئے کپڑے کو باقاعدہ سالوینٹ میں ڈال کر صاف کرنے کے بجائے فقط برش سے سالوینٹ یا مائع لگا کر اسے تر کیا گیا اور خشک کر کے استری کردیا گیا ہے تو اس صورت میں اگر نجس کپڑا دیا گیا تھا تو وہ پاک نہیں ہوگا۔

[واضح رہے کہ خود ڈرائی کلین کا کام کرنے والے حضرات حتی الامکان احتیاط سے کام لیں اور کپڑوں کی صفائی کے لئے پاک سالوینٹ استعمال کریں، اور اس کیلئے کسی مستند مفتی یا عالمِ دین سے طریقہ معلوم کر کے سالوینٹ کو پاک کرلیا کریں]۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ محمد طلحہ ہاشم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ

۲۰ نومبر ۲۰۱۹ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۹۵/۲۱۲۷
۱۴۴۱/۳/۲۳
۲۰۱۹/۱۲/۱
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۴۱/۳/۲۲ھ

مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
۱۴۴۱/۳/۲۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
۱۴۴۱/۳/۲۵ھ

مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۴۱/۳/۲۸ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۱/۳/۲۸ھ

نائب مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۴۴۱/۳/۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۴۱/۳/۲۷

مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۴۴۱/۳/۲۹ھ